مدینۃ المسیح

دہلی ۸ ماہ اخاء۔ آج ۹ بجے شب بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

قادیان ۸ ماہ اخاء۔ حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءھا کو نزلہ کھانسی و سردرد کی شکایت ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے رخصت کے بعد نظارت دعوۃ و تبلیغ کا چارج لے لیا ہے

آج ۱۱ بجے دوپہر لجنہ اماء اللہ دار العلوم نے بیگم صاحبہ محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی امام مسجد احمدیہ لنڈن کے اعزاز میں دعوت چائے دی اور ایڈریس پیش کیا۔ حضرت ام وسیم حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے صدارت فرمائی۔ بیگم صاحبہ موصوف آج تین بجے کی گاڑی سے لنڈن جانے کے عزم سے روانہ ہو گئی ہیں۔ احباب جماعت خیریت سے پہنچنے کے لئے دعا کریں۔

جلد ۳۴ | ۹ ماہ اخاء ۱۳۲۵ ہش | ۱۳ ذیقعدہ ۱۳۶۵ ھ | ۹ اکتوبر ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۳۶

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ اپنی ذمہ واریاں سمجھے اور اپنی حالت بدلنے کی کوشش کرے

دہلی کی جماعت احمدیہ کی ذمہ واریاں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۷ ستمبر ۱۹۴۶ء مسجد احمدیہ دریا گنج دہلی

مرتبہ: مولوی عبد العزیز صاحب مولوی فاضل

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

دنیا پر

مختلف قسم کے دور

آتے ہیں۔ کوئی امن کا دور ہوتا ہے اور کوئی جھگڑوں کا دور ہوتا ہے کوئی آرام کا دور ہوتا ہے اور کوئی جدوجہد کا دور ہوتا ہے۔ کوئی نئی اساس اور نئی بنیاد رکھنے کا دور ہوتا ہے۔ اور کوئی کام کی تکمیل اور خاتمہ کا دور ہوتا ہے۔ ان تمام ادوار کے مطابق انسان کے کام اور اسکی کوششیں بدلتی چلی جاتی ہیں۔ اگر انسان موقع کے مطابق محنت اور کوشش سے کام کرے تو کامیاب ہوتا ہے۔ اور اگر اسکی کوششیں

موقع کے مطابق

نہ ہوں۔ تو اس کی ساری محنت رائیگاں جاتی ہے۔ اچھے سے اچھے کام اگر وہ موقعہ کے مناسب نہ ہوں۔ تو اللہ تعالےٰ کے دفتر میں گناہ لکھے جاتے ہیں۔ پس اصل چیز یہی ہے کہ انسان موقعہ کے مطابق کام کرے۔ اور ان طریقوں کو اختیار کرے۔ جن سے دنیا میں امن چین اور اطمینان پیدا ہو۔ اور دنیا کے لئے ترقی کے سامان پیدا ہوں۔ قرآن کریم میں جہاں کہیں

نیک اعمال

کا ذکر آتا ہے وہاں اللہ تعالےٰ نے اعمال صالحہ کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ یہ نہیں فرمایا کہ اچھے کام کرو۔ بلکہ فرمایا کہ اعمال صالحہ بجالاؤ اعمال صالحہ سے مراد وہ کام ہیں۔ جو موقعہ کے مطابق ہوں۔ جیسا زمانہ ہو۔ اس کے مطابق اور اسکی ضرورت کے مطابق اعمال بجالائیں۔ تمام عبادات جن پر ہماری نجات موقوف ہے۔ ان سب کے متعلق اللہ تعالےٰ نے یہ قید لگائی ہے۔ کہ وہ موقعہ کے مناسب ہوں۔ دیکھو

نماز

کتنی اعلےٰ چیز ہے۔ انسان اللہ تعالےٰ کے دربار میں حاضر ہوتا ہے۔ اسکی تسبیح کرتا ہے قرآن مجید نے نماز کی کتنی تعریفیں بیان کی ہیں۔ کہ وہ انسان کے لئے اللہ تعالےٰ سے ملاقات کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ لیکن اسی نماز کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ویل للمصلین کہ نماز پڑھنے والوں کے لئے عذاب اور لعنت ہے، اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ وہ نماز جو کہ اللہ تعالےٰ کے احکام کے مطابق نہ ہو۔ وہ انسان کے لئے باعث عذاب بن جاتی ہے۔ یہی حال روزہ کا ہے۔ جو شخص روزہ کی شرائط ملحوظ نہیں رکھتا اسکا

روزہ

روزہ نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس شخص نے اپنی زبان کو غیبت اور گندی باتوں سے نہیں روکا۔ اس نے بے شک اپنے پیٹ میں روٹی نہیں ڈالی۔ وہ بے شک بھوکا رہا۔ لیکن اس کا روزہ نہیں ہوگا۔ یہی حال دوسری عبادات کا ہے۔ بعض لوگ

حج

کے لئے جاتے ہیں۔ اور انکی غرض صرف یہ ہوتی ہے کہ لوگ ہمیں حاجی کہیں۔ اور ہماری تعریف کریں۔ میں جب حج کے لئے گیا۔ تو میں نے دیکھا کہ منیٰ کیطرف جاتے ہوئے جو کہ تسبیح و تحمید کا وقت ہوتا ہے۔ ایک نوجوان اردو کے عشقیہ شعر پڑھتا جا رہا تھا۔ مجھے حیرت ہوئی۔ کہ آخر اسے حج کرنے کی ضرورت کیا تھی۔ اور یہ حج کے لئے کیوں آیا۔ اتفاق کی بات ہے کہ واپسی پر جس جہاز میں میں سفر کر رہا تھا۔ اسی جہاز میں وہ نوجوان سوار تھا۔ اسے میں نے یہ کہتے ہوئے سنا کہ یہ جہاز کیوں غرق نہیں ہو جاتا۔ جس میں یہ شخص سفر کر رہا ہے۔ اس کی مراد مجھ سے تھی۔ گویا اسے

اسلام کی غیرت

اس قدر زیادہ تھی کہ وہ تمام جہاز والوں کو اور اپنے آپ کو بھی غرق کرنا پسند کرتا تھا۔ تا کسی طرح میں غرق ہو جاؤں۔ لیکن اسکی دینی حالت یہ تھی کہ اسے تسبیح و تحمید کے لئے چند گھڑیاں میسر آئیں۔ وہ بھی اس نے عشقیہ شعر پڑھتے ہوئے گزار دیں۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تم منیٰ کو جاتے ہوئے عشقیہ شعر پڑھ رہے تھے۔ آخر تمہیں حج کرنے کی کیا ضرورت پیش آئی۔ اس نے کہا میں کاٹھیاواڑ کے علاقہ کا رہنے والا ہوں۔ اور میرا پیشہ تجارت ہے۔ پہلے ہماری دوکان بہت زیادہ چلتی تھی۔ لیکن ہمارے ہمسایہ میں جس شخص کی دوکان تھی۔ وہ حج کے لئے آیا اور واپس جا کر اس نے اپنے بورڈ پر حاجی لکھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگوں نے ہماری دوکان چھوڑ کر اسکی دوکان سے سودا خریدنا شروع کر دیا۔ میرے باپ نے محسوس کیا کہ اگر ہماری تجارت کی یہی حالت رہی۔ تو ہماری تجارت بہت جلد گر جائے گی۔

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوایا اور قادیان سے شائع کیا۔

اس لئے میرے باپ نے مجھے کہا کہ جاؤ تم بھی حج کر آؤ۔ تاکہ ہم بھی بورڈ پر حاجی لکھ سکیں۔ اس کے کہنے پر میں حج کے لئے آیا۔ تو دیکھو اسکی یہ عبادت اس کے لئے گناہ بن گئی۔ اور اسے بہت سی نیکیوں سے محروم کرنے والی بن گئی۔ یہی حال

زکوٰۃ

کا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ جو لوگ اس لئے صدقات دیتے ہیں۔ کہ دنیا کے لوگ ان کی تعریف کریں۔ اور کہیں کہ یہ بہت سخی آدمی ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اس کی مثال اس شخص کی ہے۔ جس نے پتھر پر بیج ڈال دیا۔ جب بارش کے چھینٹے پڑیں گے۔ تو وہ بیج کو اپنے ساتھ بہالے جائیں گے۔ جو لوگ نام و نمود کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ اسی طرح بجائے اس کے کہ اللہ تعالےٰ کے فرشتے ان کے لئے رحمت کا پیغام لائیں۔ ان کے لئے

لعنت اور خدا سے دوری کا پیغام

لاتے ہیں۔ پس حالات کی تبدیلی سے اچھے سے اچھا کام بُرا ہو جاتا ہے۔ اور برے سے بُرا کام اچھا ہو جاتا ہے۔ لڑائی کتنی بری چیز ہے۔ کسی کو قتل کرنا کتنا بڑا گناہ ہے اللہ تعالےٰ نے قتل کو ان خاص جرائم میں رکھا ہے۔ جن کے متعلق فرماتا ہے۔ کہ ایسے لوگوں کے لئے ہمارا خاص عذاب اور سخت ناراضگی ہے۔ مگر وہی قتل جہاد کی صورت میں کتنا ضروری ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی مومن لڑائی کے میدان سے بھاگتا ہے۔ تو بجائے اس کے کہ اسکی تعریف کی جائے۔ کہ اس نے قتل و خون نہیں کیا۔ اور وہ بہت امن پسند ہے۔ اس کو

بزدل اور غدار

کہا جاتا ہے۔ اس نے اپنی قوم سے دھوکا کیا اور اس کے لئے کمزوری کا باعث بنا اور جو شخص ڈٹ کر دشمن کا مقابلہ کرتا ہے۔ اور جان کی پروا نہیں کرتا۔ اور پیٹھ نہیں دکھاتا اسے حقیقی مومن سمجھا جاتا ہے۔ اب دیکھو ایک وقت میں قتل کرنا کتنا بڑا گناہ ہے۔ مگر دوسرے وقت میں وہی فعل ایک اعلیٰ نیکی بن جاتا ہے۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ وہ قتل دفاع اور خود حفاظتی کے طور پر ہو۔ اور ظلم کا رنگ اس میں نہ پایا جاتا ہو۔ بہر حال ایک چیز ایک وقت میں گناہ ہوتی ہے۔ تو دوسرے وقت میں ثواب بن جاتی ہے۔ جیسا کہ میں نے مختلف مثالوں سے آپ دوستوں کے سامنے، اسکو واضح کر دیا ہے۔ پس مومن کو چاہیئے کہ وہ ہمیشہ ہوشیار رہے۔ اور اپنے ہر کام کو بغور دیکھے۔ کہ آیا وہ

ضرورتِ وقت کے مطابق

ہے یا نہیں۔ خواہ وہ ذاتی کام ہوں یا وہ قومی کام ہوں۔ قومی کاموں کا پورا کرنا ذاتی کاموں سے زیادہ مقدم ہوتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ بہت سے لوگ اس خیال میں مبتلا ہیں کہ ہم غیر احمدیوں سے بہت زیادہ قربانی کرتے ہیں۔ غیر احمدی آزاد ہیں۔ وہ کسی حکم کے پابند نہیں۔ مالی اور جانی قربانیوں کا ان سے مطالبہ نہیں کیا جاتا۔ لیکن ایسے لوگوں کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ

ہمارا مقابلہ یا ہماری مشابہت

ان لوگوں سے نہیں اور نہیں ان سے کوئی نسبت نہیں یہ لوگ منبع سے بہت دور ہیں اور ہم لوگ منبع کے بہت قریب ہیں ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ ہمارے زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مامور آیا اور ہم نے اسکو مانا اور ہم وہی قربانیاں کریں گے جو حضرت ابراہیمؑ کے ماننے والوں۔ حضرت موسیٰ ؑ کے ماننے والوں حضرت عیسیٰ ؑ کے ماننے والوں اور حضرت زکریا ؑ کے ماننے والوں حضرت یحییٰ ؑ داؤد ؑ اور سلیمان ؑ کے ماننے والوں رام چندر اور کرشن ؑ زرتشت ؑ اور بدھ ؑ کے ماننے والوں نے کیں۔ ویسی ہی قربانیاں ہم بھی کریں گے۔ اس دعویٰ کے بعد ہماری موجودہ زمانہ کے لوگوں سے کوئی نسبت قائم نہیں ہو سکتی۔ ان دونوں گروہوں میں ایک بہت بڑا فرق ہے۔ اس کی مثال تم یوں سمجھو۔ کہ کوئی شخص یہ دیکھ کر کہ چونکہ مرغی پندرہ بیس دانے کھا کر سیر ہو جاتی ہے وہ ایک گائے کے سامنے پچاس یا ساٹھ دانے ڈال کر یہ سمجھ لے کہ اب وہ سیر ہو جائیگی۔ یا ایک ہاتھی جو کہ منوں غذا کھاتا ہے۔ اس کے سامنے ساٹھ ستر یا سو دانے ڈال کر یہ سمجھ لے۔ کہ اب ہاتھی سیر ہو جائیگا۔ یا وہ یہ سمجھتا ہے۔ کہ چونکہ ایک مرغی ایک چھٹانک بوجھ اٹھا سکتی ہے۔ اس لئے ایک ہاتھی پر بھی ایک چھٹانک ہی بوجھ لادنا چاہیئے۔ ایسے شخص کو تمام دنیا پاگل کہے گی۔ پس یاد رکھو کہ

ہمارا مقابلہ

تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہؓ سے ہے۔ ہمارا مقابلہ تو حضرت موسیٰ ؑ کے ساتھیوں سے ہے ہمارا مقابلہ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں سے ہے۔ ہمارا مقابلہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھیوں سے ہے جب تک تم اس قسم کی قربانیاں نہیں کرتے جس قسم کی قربانیاں انہوں نے کیں۔ اور جب تک تم اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے رستے میں فنا نہیں کرتے۔ اور بڑی سے بڑی قربانیوں کے لئے تیار نہیں ہو جاتے۔ اس وقت تک تم ان کے مثیل ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتے۔ بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ تم ان انبیاء کی جماعتوں کی ہتک کر رہے ہو۔ کیونکہ ہمارا دعویٰ ہے کہ

ہم پہلے انبیاء کی جماعتوں کے مثیل ہیں

اور اگر ہم قربانی کا ادنیٰ معیار قائم کرتے ہیں۔ تو ہم دوسرے انبیاء کی جماعتوں کے متعلق دوسرے لفظوں میں یہ اقرار کرتے ہیں۔ کہ وہ بھی اسی قسم کی قربانیاں کرنے والے تھے اس لحاظ سے ہم ان جماعتوں کی ہتک کرنیوالے ہیں۔ ہمارا موجودہ لوگوں سے اپنی قربانیوں کا مقابلہ کرنا بیوقوفی ہے۔ کیونکہ یہ لوگ تو وہ ہیں۔ جو انبیاء کے سینکڑوں سال بعد آئے۔ اور اب وہ گراوٹ اور تنزل کے بعد نئی شکل اختیار کر چکے ہیں۔ کیا تم نے کبھی خیال کیا ہے۔ کہ صحابہ کی زندگیاں اسی طرح گذرتی تھیں جس طرح آج تمہاری زندگیاں گذر رہی ہیں۔ کیا صحابہ اسی رنگ میں قربانیاں کیا کرتے تھے۔ جس رنگ میں آج تم قربانیاں کر رہے ہو۔ کیا صحابہ دین کے لئے اتنا ہی وقت خرچ کرتے تھے جتنا تم آج خرچ کر رہے ہو۔ کیا صحابہ کی مالی قربانیاں اسی طرح کی تھیں۔ جیسی تمہاری ہیں۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ بلکہ ان کی قربانیاں تم سے سینکڑوں گنا بلکہ ہزاروں گنا بڑھ کر تھیں۔ تو پھر تم کس طرح کہہ سکتے ہو۔ کہ ہم صحابہ کے مثیل ہیں۔ ہماری جماعت زیادہ سے زیادہ یہی کہے گی۔ کہ کیا کیا جائے۔ ہم نے روٹی بھی تو کھانی ہے۔ لیکن مجھے کوئی بتائے کہ کیا صحابہ کے ساتھ پیٹ نہ تھے کیا صحابہ روٹی نہ کھاتے تھے۔ ہماری جماعت یہ بھی کہہ سکتی ہے۔ کہ ہمارے بیوی بچے ہیں۔ ان کا پالنا بھی ہمارا فرض ہے۔ لیکن میں تم سے یہ پوچھتا ہوں۔ کیا صحابہ نے شادیاں نہ کی تھیں۔ کیا ان کا کوئی بیوی بچہ نہ تھا۔ کیا ان کی اولاد نہ تھی۔ اگر صحابہ کی بیویاں بھی تھیں اور بچے بھی تھے۔ اور اس کے باوجود انہوں نے قربانیوں کی مثال قائم کردی۔ تو تمہارے لئے

تمہاری بیویاں اور بچے کیوں

روک بن گئے۔ کیا تم خدا تعالےٰ کے سامنے یہی جواب دوگے۔ کہ ہمارے بیوی اور بچے تھے اسی لئے ہم جانی اور مالی قربانیوں میں حصہ نہ لے سکے اور کیا تم سمجھتے ہو۔ کہ اللہ تعالیٰ تمہارا یہ جواب قبول کر لیگا۔ وہ تمہارے اس جواب کو تمہارے منہ پر ماریگا۔ اور کہے گا کہ کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھیوں کے بیوی بچے نہ تھے۔ جب وہ ان کے رستے میں روک نہ بنے تو تمہارے لئے کیونکر روک بن گئے۔ تم یہ بھی کہہ سکتے ہو۔ کہ صحابہ تجارت کرتے تھے۔ اور ہم نوکریاں کرتے ہیں۔ لیکن تمہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ صحابہ میں سے بعض ایسے لوگ بھی تھے۔ جن کی نوکریاں تمہاری نوکریوں سے بہت زیادہ مشکل تھیں۔ وہ غلام تھے۔ اور غلام کے چوبیس گھنٹے اس کے مالک کے ہوتے ہیں۔ اس کا مالک اس کے روپیہ جائیداد فن اور ہنر ان تمام چیزوں کا مالک ہوتا ہے۔ اور کوئی چیز بھی ان کی اپنی ملکیت نہیں ہوتی تھی۔ وہ اپنی مرضی سے کوئی کام کرنے کے مجاز نہ تھے۔ ان صحابہ کو ان کے مالک کئی قسم کی سخت سے سخت تکلیفیں دیتے تھے ہمارے

آجکل کے ملازمت پیشہ لوگ

ان تکلیفوں اور مصیبتوں کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ وہ وقت پر دفتر جاتے ہیں۔ اور چند گھنٹے کام کرنے کے بعد واپس آجاتے ہیں۔ گو یہ صحیح ہے۔ کہ افسران اپنے ماتحت احمدی کارکنوں کو یہ حکم دیتے ہیں۔ کہ وہ تبلیغ نہ کریں۔ لیکن کیا یہ کوئی نیا حکم ہے۔ کیا صحابہ کو ان کے مالک اس قسم کے حکم نہیں دیتے تھے۔ لیکن وہ سمجھتے تھے کہ

اصل مقصد ہماری زندگی کا

اسلام پھیلانا ہے۔ اس لئے وہ ان باتوں کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتے تھے۔ جو سلوک صحابہ سے ہوتا تھا اسکا خیال کر کے انسان کا دل کانپ جاتا ہے۔ ایک صحابی کے متعلق آتا ہے کہ ان کا آقا انہیں زمین پر لٹا دیتا تھا۔ اور خود موٹے موٹے تلوں والے جوتے پہن کر ان کی چھاتی پر کودتا تھا۔ اور انکو کہتا تھا کہ کہو اللہ تعالےٰ کے سوا اور معبود بھی ہیں۔ اور توحید کا انکار کرو۔ کبھی ان کو گرم ریت پر لٹاتا۔ اور ایسی ایسی تکلیفیں دیتا۔ کہ وہ تمہارے وہم میں بھی نہیں آسکتیں۔ تمہارا افسر اگر اپنے دفتر کے آدمیوں سے ایک دن بھی ایسا سلوک کرے۔ تو اسی دن برطرف کر دیا جائے لیکن صحابہ ایسی تکلیفوں کو ہر روز برداشت کرتے تھے۔ اس صحابی کا سینہ زخمی ہو جاتا۔ اور پھر ان کا مالک دس پندرہ منٹ کے بعد انہیں

کہتا کہو خدا کے سوا اور معبود بھی ہیں۔ تو وہ توتلی زبان سے جواب دیتے

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ

کہ مار لو جتنا مارنا چاہتے ہو۔ میں تو یہی گواہی دونگا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس پر وہ انہیں پھر مارنے لگ جاتا اور پھر پندرہ بیس منٹ کے بعد کہتا کہو خدا کے سوا اور معبود بھی ہیں۔ لیکن وہ پھر یہی جواب دیتے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ

غرض وہ کونسی تکلیف ہے جو تم سمجھتے ہو کہ وہ صحابہ کو نہ دی جاتی تھی۔ اور تمہیں دی جاتی ہے۔ اور وہ کونسی نرالی مصیبت ہے جو صحابہ پر نہ آئی۔ اور تم پر ڈالی گئی ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ صحابہ یہ سمجھ کر ایمان لائے تھے۔ اور انہوں نے ان حالات کا مشاہدہ کر لیا تھا۔ کہ خواہ ہمیں جان ہی کیوں نہ قربان کرنی پڑے۔ ہم اسلام کو کسی صورت میں چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔ اور اس سے ایک قدم پیچھے ہٹنا ہمارے لئے ہلاکت کا موجب ہے۔ مثل مشہور ہے۔ جب اوکھلی میں سر دیا تو پھر موہلوں سے کیا ڈر۔ جب انسان اوکھلی میں سر دے دے تو پھر ڈنڈوں کی کٹائی سے کیا ڈرنا ہے۔ نبیوں کی جماعتوں کی یہ شان نہیں کہ وہ ماروں سے ڈریں اور چوٹوں سے ڈریں۔ اوکھلی تو بنائی ہی اس لئے جاتی ہے۔ کہ اس میں کسی چیز کو رکھ کر چوٹیں لگائی جائیں اور انبیاء کی جماعتوں کے قیام کی غرض یہی ہے۔ کہ وہ اپنی قربانیوں سے دنیا کی حالت تو بدل دیں۔

انبیاء کی جماعتوں سے قربانی کا مطالبہ

کوئی ایسا مطالبہ نہیں جو اتفاق ہو۔ بلکہ ہر نبی کی جماعت کو اللہ تعالیٰ کا یہی حکم ہے۔ کہ وہ اسکی راہ میں قربانی کرتے ہوئے دنیا کے قلوب کو فتح کرے۔ اور کسی نبی کی جماعت اس کے سوا کامیاب نہیں ہو سکتی۔ پس

ہماری جماعت کو چاہیئے

کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے۔ اور اپنی حالت کو بدلنے کی کوشش کرے۔ ہماری جماعت میں سے کسی ایک فرد کا بھی

وقت ضائع نہیں ہونا چاہیئے

ہر احمدی کو یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اس کا وقت گپیں مارنے اور لغو باتیں کرنے سے ضائع نہ ہو۔ ہماری باتیں دین کے متعلق ہونی چاہئیں۔ اور ہمارے اوقات دین کی تبلیغ اور تعلیم و تربیت کے لئے خرچ ہونے چاہئیں۔ اگر ہم آج سے یہ کوشش شروع کر دیں۔ تو آہستہ آہستہ وہ وقت ہمارے قریب آجائیگا جبکہ خالص دینی باتیں اور خالص دینی مقاصد ہماری مجالس پر حاوی ہو جائینگے۔ ہر احمدی کو سنجیدگی سے اپنے فرائض پر غور کرنا چاہیئے جو شخص سنجیدگی سے غور کرے گا۔ اور

احمدیت کے مقاصد کو پورا کرنے کی کوشش

کرے گا۔ اس کے دماغ میں ایک نور پیدا ہوگا۔ اور اس کی فکر زیادہ روشن ہو جائیگی اللہ تعالیٰ کی طرف سے دماغ تو ایک جیسے ہی عطا کئے جاتے ہیں۔ لیکن ان سے صحیح طور پر کام کر لینے کی وجہ سے کچھ لوگ

مفکر اور مدبر

ہو جاتے ہیں۔ اور بہت باریک مسائل حل کر لیتے ہیں۔ اور کچھ لوگ اپنے دماغوں سے صحیح طور پر کام نہ لینے کی وجہ سے بلید اور کند ذہن بن جاتے ہیں۔ اور انکے دماغوں میں اعلےٰ قسم کا نور پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن جو لوگ سوچنے کے عادی ہوتے ہیں۔ وہ ہر کام کو خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے ہیں۔ اور اس میں ایک اصلاح کا پہلو نظر آتا ہے۔ پس ہمیں اپنے تمام کاموں کے متعلق غور و فکر کرنا چاہیئے۔ تمہاری نمازیں دوسروں سے ممتاز ہونی چاہئیں۔ تمہارے روزے دوسروں سے ممتاز ہونے چاہئیں۔ تمہارے حج اور زکوٰتیں دوسروں سے ممتاز ہونی چاہئیں۔ دوسرے لوگوں کی نمازیں محض فرض اور چٹی کے طور پر ہیں۔ اور دوسرے لوگوں کی زکوٰتیں محض دکھاوا اور نمود ہیں۔ لیکن تم میں تو اللہ تعالیٰ کا ایک مامور آیا۔ اور

تم نے اللہ تعالیٰ کی باتیں سنیں۔ اور تم اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہونے والوں سے ہمکلام ہوئے۔ اور تم نے اللہ تعالیٰ کو دیکھنے والوں کو دیکھا۔ دوسری قومیں تو روایتاً اللہ تعالیٰ کے احسان اور محبت کے افسانے بیان کرتی ہیں۔ لیکن تمہارے سامنے

اللہ تعالیٰ کا ایک مامور

آیا۔ اور تم نے قریب زمانے میں اللہ تعالیٰ کے نشانات اور معجزات دیکھے۔ اور دیکھ رہے ہو۔ اتنے نشانات دیکھنے کے بعد بھی اگر ہم میں اور دوسرے لوگوں میں کوئی نمایاں فرق نہ ہو تو بہت افسوس کی بات ہے۔ پس ہر کام کو تدبر اور تفکر کے ساتھ کرو۔ تمہاری نماز اگر کسی وقت ہلکی بھی ہو۔ تو اسمیں یہ جذبہ کام کر رہا ہو۔ کہ میرا خدا مجھے مل جائے۔ اگر اس جذبہ کے ماتحت تم نماز ادا کروگے۔ تو یقیناً تم اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتے جاؤگے۔ لیکن اگر تم یہ سمجھ کر نماز ادا کروگے کہ نماز خدا کا حکم ہے اسلئے میں اسے ادا کرتا ہوں۔ تو تم اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب نہیں کر سکوگے۔ اسی طرح اگر تمہارے چندے اور تمہاری زکوٰتیں اس نیت سے ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا دین ترقی کرے۔ تو یقیناً وہ تمہیں اللہ تعالیٰ کے قریب کر دینگے۔ اور اگر کوئی شخص اس نیت سے قربانی کرتا ہے کہ میری عزت کا باعث ہو۔ تو وہ قربانی اس کے لئے بجائے رحمت بننے کے زحمت بنے گی۔ اور اللہ تعالیٰ سے دوری کا موجب ہوگی۔ ہماری عبادتوں اور دوسرے لوگوں کی عبادتوں میں ایک نمایاں فرق ہونا چاہیئے۔ ہمارا چندہ دینا دوسرے لوگوں سے جدا گانہ ہو ہم یہ سمجھتے ہوئے مالی قربانیاں کریں۔ کہ اصل میں جتنا مال ہمارے پاس ہے۔ سب اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اور ہم جو چندہ یا جو صدقہ یا جو زکوٰۃ دیتے ہیں وہ

اللہ تعالیٰ کا قرض

اتارتے ہیں اور تھوڑا تھوڑا ادا کرتے جاتے ہیں تا کہ قرض اکٹھا نہ ہو جائے۔ دوسرے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم زکوٰۃ دے کر اللہ تعالیٰ پر احسان کرتے ہیں ہمیں یہ سمجھنا چاہیئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے سارا مال نہیں مانگا اور اس نے کچھ ہمارے پاس بھی رہنے دیا۔ اگر وہ سارا مانگتا۔ تو ہم سارا ہی قربان کر دیتے پس دوسرے لوگوں کی قربانیوں میں اور ہماری قربانیوں میں فرق ہونا چاہیئے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ بعض لوگ

انفرادی نیکیوں میں بہت پیچھے

ہیں۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جب ہم نے نماز پڑھ لی۔ چندہ دیدیا تو پھر ہمارے ذمہ کوئی فرض نہیں رہا جسطرح اسلام جماعتی نیکیوں کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ اسی طرح انفرادی نیکیوں کو پورا کرنے کی بھی تلقین کرتا ہے۔ جہاں پرانے زمانے کے لوگ اس غلطی پر تھے۔ کہ جب ہم نے اپنے ہمسایہ کی خبر گیری کر دی۔ اور کسی غریب کو روٹی اور کپڑا دے دیا۔ تو ہمارا فرض پورا ہو گیا۔ وہاں ہماری جماعت کے بعض افراد اس غلطی میں مبتلا ہیں۔ کہ جب ہم مرکز میں چندہ بھیجتے ہیں۔ باجماعت نمازیں ادا کرتے ہیں۔ تو اس کے بعد ہمارے ذمہ اور کونسی ذمہ داری باقی رہتی ہے۔ حالانکہ قرآن کریم نے ان دونوں قسم کی نیکیوں کو ضروری قرار دیا ہے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ارشاد

تعلیم الاسلام احمدیہ کالج قادیان میں داخلہ کے متعلق

آج (۸ ر اکتوبر) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے بذریعہ فون حسب ذیل ارشاد برائے اشاعت موصول ہوا ہے۔

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے اس سال تعلیم الاسلام کالج قادیان میں توکلاً علی اللہ بی۔ اے اور بی۔ ایس۔ سی کی جماعتیں کھول دی گئی ہیں۔ اور اس وقت کالج میں ان جماعتوں کا داخلہ شروع ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ خاص توجہ اور کوشش کے ساتھ زیادہ سے زیادہ طالب علم داخل کرائیں۔ اور اپنے غیر احمدی احباب میں تحریک کریں۔ جزاھم اللہ خیراً

اگر ایک شخص اپنے مال کا تیسرا حصہ بھی خدا کی راہ میں دے دیتا ہے۔ لیکن اپنے ہمسائے سے بدسلوکی سے پیش آتا ہے۔ بیواؤں۔ یتیموں اور مسکینوں کی خبر گیری نہیں کرتا۔ اور گرے ہوئے لوگوں کو اٹھانے کی کوشش نہیں کرتا۔ تو وہ

اللہ تعالےٰ کے سامنے بری الذمہ

نہیں ہوسکتا۔ اور باوجود اس کے کہ اس نے اپنے مال کا تیسرا حصہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں دے دیا۔ پھر بھی وہ مجرموں کی صف میں کھڑا ہوگا۔ اللہ تعالےٰ فرمائیگا۔ میں نے یہ حکم بھی دیا۔ اور وہ حکم بھی دیا تھا۔ ایک حکم کو تم نے پورا کیا۔ اور دوسرے کو پسِ پشت ڈال دیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے اندر کوئی نفسانیت تھی۔ جس کی وجہ سے تم نے دوسرے حکم کو فراموش کر دیا۔ اور مسکینوں۔ یتیموں بیواؤں کی خبر گیری نہ کی۔ اور ان کے [illegible] آئے۔ اسی طرح جو شخص یتیموں [illegible]ں اور بیواؤں کی خبر گیری کرتا ہے۔ [illegible]پنے ہمسایہ سے اچھا سلوک کرتا ہے۔ [illegible]ندا کی بہبودی کے لئے کوشش کرتا [illegible]۔ لیکن قومی اور جماعتی کاموں کے بجا لانے میں دریغ کرتا ہے۔ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے سرخرو نہیں ہوسکتا۔ پس

نفس کی اصلاح

کے لئے اجتماعی اور فردی دونوں قسم کی قربانیاں ضروری ہیں۔ ہر وہ شخص جو باجماعت نماز تو ادا کرتا ہے۔ لیکن نوافل کی طرف سے غافل ہے۔ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل نہیں کرسکتا۔ اور وہ شخص جو کہ جماعتی عبادات بجا نہیں لاتا۔ وہ بھی اللہ تعالےٰ کے فضل کو جذب نہیں کرسکتا۔ پس انفرادی بھی اور جماعتی بھی دونوں قسم کی عبادتیں ضروری ہیں۔ جہاں تک فرضی عبادتوں کا سوال ہے۔ اور ان کے چھوڑنے سے انسان مسلمان نہیں رہ سکتا۔ اور جہاں تک نفس کی پاکیزگی کا سوال ہے۔ نفلی عبادتیں بھی اسی طرح ضروری ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ نوافل سے انسان کو اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ اور

نفلی عبادتوں کے بجا لانے سے

آہستہ آہستہ انسان پر ایک ایسا زمانہ آتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ انسان کے ہاتھ بن جاتا ہے۔ جن سے وہ کام کرتا ہے۔ اور پاؤں بن جاتا ہے۔ جن سے وہ چلتا ہے۔ اور کان بن جاتا ہے۔ جن سے وہ سنتا ہے۔ غرض انسان کے تمام جسم پر اللہ تعالےٰ حاوی ہوجاتا ہے۔ اور بندے کے تمام کام اللہ تعالےٰ کے اشارے پر صادر ہوتے ہیں۔ جماعتی عبادتوں میں ریاء اور نمود کا پہلو ہوسکتا ہے۔ لیکن انفرادی عبادتوں میں ریا اور سمعت کا پہلو کم ہوتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے دونوں قسم کی عبادتیں مقرر فرمائیں۔ جب تک کوئی انسان دونوں قسم کی عبادتیں بجا نہیں لاتا۔ اس وقت تک وہ مکمل انسان نہیں کہلا سکتا۔ پس دونوں قسم کی عبادتیں ضروری ہیں۔ حقیقی مومن کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے ایمان کو مکمل کرنے کی کوشش کرے۔ مجھے

دہلی کی جماعت

سے ملنے کا کم موقعہ ملتا ہے۔ لاہور کی جماعت کے لوگ بار بار قادیان آتے رہتے ہیں۔ اور مجھے بھی بار بار لاہور جانا پڑتا ہے۔ اس لئے ان سے ملنے کے مواقع پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اور وہ میری باتیں اکثر سنتے رہتے ہیں۔ لیکن مجھے دہلی آنے کا کم موقع ملتا ہے۔ اور دہلی کے لوگ بھی بار بار قادیان نہیں جاتے۔ اس لئے میں آج کے خطبہ میں دہلی کی جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں:

دہلی ہندوستان کا صدر مقام ہے

اور رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ صدر کا کام سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ اور سب سے زیادہ ذمہ واری صدر پر پڑتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے جب بادشاہوں کو تبلیغی خطوط لکھے۔ تو ان میں ایک فقرہ یہ بھی تھا۔ اگر تم ایمان لاؤگے تو تمہیں دگن ثواب ملے گا۔ کیونکہ تمہارے ایمان لانے سے تمہاری رعایا بھی ایمان لائے گی۔ اسی طرح انکار کروگے۔ تو تم کو عذاب بھی دگنا ملے گا۔ اس لحاظ سے

دہلی کی جماعت کی ذمہ واریاں

بہت بڑھ جاتی ہیں۔ کیونکہ دہلی ہندوستان کا صدر مقام ہے۔ یہاں مدراسی بنگالی بہاری۔ سی۔ پی کے رہنے والے۔ بمبئی اور پنجاب کے رہنے والے اور دوسرے صوبوں کے رہنے والے آتے ہیں اور یہاں سے کچھ تاثرات لیکر جاتے ہیں۔ اگر ہماری جماعت کا اثر اور نفوذ مضبوط ہو۔ تو یہ یقینی بات ہے کہ ضرور وہ احمدیت کا اثر بھی لیکر جائیں گے لیکن اگر انہیں صدر مقام میں

احمدیت کا اعلیٰ نمونہ

نظر نہ آئے۔ اور ان کے کانوں تک احمدیت کی آواز نہ پہنچے۔ تو وہ یہ سمجھیں گے۔ کہ مرکزی طور پر اس جماعت کو کوئی طاقت حاصل نہیں۔ اتفاقی طور پر چند افراد ہمارے علاقوں میں احمدی ہوگئے ہیں۔ اگر ان حالات میں دہلی کی جماعت اپنی تبلیغ کو مضبوط نہ کرے۔ تو احمدیت کا رعب قائم نہیں ہوسکتا۔ پس ضرورت ہے اس بات کی کہ دہلی کی جماعت دیوانہ وار تبلیغ میں لگ جائے۔ اور اپنے نفسوں میں ایک عظیم الشان تغیر پیدا کرے۔ تاکہ باہر سے آنے والے لوگ جب دہلی آئیں۔ تو وہ یہ محسوس کریں۔ کہ دہلی میں چاروں طرف

احمدیت کا چرچا

ہے۔ اگر دہلی میں ہماری جماعت کی تبلیغ مضبوط ہوجاوے۔ تو خواہ ہمارا مبلغ مدراس۔ بمبئی۔ مالا بار وغیرہ میں نہ پہنچ سکے۔ تو بھی احمدیت کی آواز ان لوگوں کے کانوں تک پہنچتی رہے گی کیونکہ جو لوگ دہلی آئیں گے۔ وہ یہاں سے گہرے طور پر احمدیت کا اثر لیکر جائینگے۔ پس جو کام مالا بار کے لوگ نہیں کرسکتے تھے۔ وہ دہلی کے لوگ کرسکتے ہیں اور جو کام مدراس کے لوگ نہیں کرسکتے تھے۔ وہ دہلی کے لوگ کرسکتے ہیں دہلی میں ہندوستان کے چاروں کونوں سے لوگ جمع ہوتے ہیں۔ پس ان علاقوں تک تبلیغ پہنچانے کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے۔ کہ دہلی کی جماعت کو مضبوط کیا جائے اور اسکی تبلیغی کوششوں کو فروغ دیا جائے۔ اور یہ کام تبھی ہوسکتا ہے۔ جبکہ جماعت دہلی

جانی۔ قربانی اور مالی قربانی

کے لئے ہر طرح تیار ہو۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ لوگ جانی قربانیوں کا نام سنکر گھبراتے ہیں حالانکہ موت قبول کئے بغیر کوئی قوم کامیاب نہیں ہوسکتی۔ اور مجھے یہ تو بتاؤ کہ کون ہے جو موت سے بچ سکتا ہے۔ اگر موت کا وقت مقرر ہوتا۔ تو بھی ہم کہہ سکتے تھے۔ کہ فلاں شخص ابھی اتنے سال اور زندہ رہ سکتا ہے۔ فرض کرو اگر ہر ایک آدمی کے لئے سو سال کی عمر مقرر ہوتی۔ تو ایک ساٹھ سال کی عمر میں جانی قربانی کرنے والے کے لئے ہم کہہ سکتے تھے۔ کہ وہ شخص چالیس سال پہلے اس جہان سے چلا گیا۔ لیکن حالت تو یہ ہے۔ کہ انسان ایک پل کے لئے بھی اپنی زندگی پر بھروسہ نہیں کرسکتا۔ اس دنیا میں بعض ایسے بچے پیدا ہوتے ہیں۔ جو پیدا ہونے سے پہلے ہی مردہ ہوتے ہیں۔ اور بعض ایسے ہوتے ہیں۔ جو پیدا ہونے کے بعد چند گھنٹے زندہ رہتے ہیں۔ اور پھر مر جاتے ہیں۔ اور بعض بچپن میں اور بعض جوانی میں اور بعض بڑھاپے میں مرتے ہیں۔ پس کسی کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں۔ اور

انسانی زندگی پر کوئی بھروسہ نہیں

کرسکتا۔ یہ موت کا سلسلہ ابتداء سے چلا آرہا ہے۔ اور چلتا چلا جائیگا۔ ہر روز سینکڑوں ہزاروں لوگ مرتے ہیں۔ پس کسی کی عمر کی کوئی گارنٹی نہیں۔ اور کوئی انسان نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ کل تک زندہ رہے گا یا نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے انسان میں یہ ایک طبعی جذبہ رکھا ہے۔ کہ میں کوئی ایسی بنیاد رکھوں۔ جس سے میرا نام قیامت تک زندہ رہے۔ اور عام طور پر دنیا کے لوگ اسی لئے اولاد کی خواہش رکھتے ہیں۔ کہ اولاد سے انسان کا نام باقی رہتا ہے۔ لیکن کتنے لوگ ہیں۔ جن کے نام ان کی اولادوں کی وجہ سے اب تک زندہ ہیں۔ مجھے یہ شوق ہے کہ میں بعض دفعہ ملنے والوں سے پوچھ لیتا ہوں۔ کہ آپ کے پڑدادا کا نام کیا تھا۔ اور اکثر لوگ جواب دیتے ہیں۔ کہ مجھے اپنے پڑدادا کا نام معلوم نہیں حالانکہ اس کے پڑدادا نے کتنی نذریں مانی ہونگی۔ کتنی دعائیں کی ہونگی۔ کہ وہ صاحب اولاد ہوجائے۔ تا اس کا نام رہے۔ لیکن ان تمام باتوں کے باوجود اس کے پڑپوتے کو یہ بھی معلوم نہیں۔ کہ میرے پڑدادا کا کیا نام تھا۔ پس اولاد کوئی ایسی چیز نہیں۔ جس سے انسان کا نام دیر تک زندہ رہ سکے۔ مجھے اس سے انکار نہیں۔ کہ انسان میں یہ ایک طبعی جذبہ ہے۔ کہ وہ چاہتا ہے اس کے بعد اسکی یادگار قائم رہے۔ لیکن اس کے لئے جو طریق لوگ اختیار کرتے ہیں۔ وہ درست نہیں۔ فرض کرو ایک شخص کسی جگہ بیٹھا ہوا تھا

جب وہ وہاں سے جانے لگا۔ تو اس نے اپنی یادگار چھوڑنے کے لئے کاغذ کا ایک پرزہ وہاں پھینک دیا۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ اس سے اس کی یادگار قائم ہو جائے گی۔ نہیں جب بھی تیز ہوا چلے گی تو وہ اس کاغذ کے پرزہ کو اڑا کر لے جائے گی۔ یہی حال ان لوگوں کا ہے جو اولاد کے ذریعہ یا مال و دولت کے ذریعہ اپنی یادگار چھوڑنا چاہتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ

وہ یادگار جو کبھی مٹ نہیں سکتی

وہ قربانی سے قائم ہوتی ہے۔ حیات مٹ جاتی ہے۔ لیکن موت کے ذریعہ قائم ہونے والا نشان کبھی مٹ نہیں سکتا۔ ہماری جماعت میں کتنے مخلص لوگ ہیں۔ لیکن جتنا

صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید

کا نام جماعت میں مشہور ہے کسی اور کا نہیں حالانکہ بہت سے لوگ جو ان سے پہلے ایمان لا چکے تھے اس قدر مشہور نہیں۔ صاحبزادہ صاحب کے مشہور ہونے کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنی موت کے ذریعہ ایک ایسی یادگار قائم کر دی جو قیامت تک مٹ نہیں سکتی۔ اور باقی لوگوں کو اس قسم کی قربانی کا موقعہ نہ ملا۔ اللہ تعالےٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین تو ان لوگوں سے کہہ دے کہ میری نماز اور میری عبادتیں اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ تعالےٰ کے لئے ہے۔ اس بات کو دیکھتے ہوئے کہ شہادت ایک بہت اعلیٰ مقام ہے اور اس بات کو بھی دیکھتے ہوئے کہ حضرت حمزہؓ اور دوسرے صحابہؓ جنہوں نے لڑائیوں میں اپنی جانوں کو بار بار شہادت کے لئے پیش کیا۔ اور اللہ تعالےٰ کی راہ میں شہید کئے گئے۔ ان کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ترجیح نہ دی جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو ان سے کہہ دے کہ بے شک شہادت ایک بہت بڑی قربانی ہے۔ اور شہادت مجھے بھی پسند ہے۔ اور میں شہادت سے اپنے آپ کو بچانا نہیں چاہتا۔ لیکن اللہ تعالےٰ یہ پسند نہیں کرتا کہ میں میدان جنگ میں شہید کیا جاؤں اس لئے تم میری عام موت کو دیکھ کر یہ خیال کرنا کہ میں شہادت سے بچنا چاہتا تھا بلکہ میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا اللہ تعالےٰ ہی کے لئے ہیں۔ میری زندگی اور میری موت خدا کے رستے میں شہادت کا مقام رکھتی ہیں۔ پس جس شخص کا

جینا اور مرنا اللہ تعالےٰ کے لئے

ہو۔ اس سے زیادہ کامیاب اور کون ہو سکتا ہے۔ حضرت خالد بن ولید جب مرض الموت میں تھے تو ان کے ایک دوست ملنے کے لئے آئے۔ انہوں نے دیکھا کہ حضرت خالد بہت گھبراہٹ میں ہیں انہوں نے حضرت خالد کو تسلی دی۔ اور کہا کہ مرنا سب نے ہے۔ آپ بہت خوش قسمت ہیں کہ اسلام کی خدمت کا آپ کو بہت موقعہ ملا ہے۔ اور اب اللہ تعالیٰ کے پاس جاکر انعام حاصل کریں گے گھبرانے کی کونسی بات ہے۔ حضرت خالدؓ بن ولید نے فرمایا۔ کہ میں اس بات سے نہیں گھبراتا کہ میں مر رہا ہوں۔ موت سے کون بچ سکتا ہے بلکہ مجھے اس بات سے بے چینی ہے کہ میں نے ہزاروں دفعہ اپنے آپ کو خطرہ میں ڈالا اور میں ایسی جگہوں میں داخل ہوا جہاں سے زندہ نکلنا محال تھا۔ اور میں نے یہ اس لئے کیا تا مجھے شہادت نصیب ہو۔ لیکن میں آج بستر پر مر رہا ہوں۔ مجھے اس بات سے پریشانی نہیں کہ اس وقت کیوں مر رہا ہوں۔ بلکہ مجھے اس بات سے پریشانی ہے کہ میں پہلے کیوں نہ مارا گیا یہ لوگ خوش قسمت تھے جو اپنی جانوں اور مالوں کو قربان کر کے ہمیشہ کے لئے اپنا نام زندہ کر گئے پس جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان کو یا اپنے مال کو بچاتا ہے اسے ہم عقلمند نہیں کہہ سکتے کیونکہ اسے

یادگار قائم کرنے کا موقعہ

دیا گیا۔ لیکن اس نے اپنی کم عقلی کی وجہ سے اس موقعہ کو ضائع کر دیا۔ دہلی میں مختلف علاقوں سے آنے والے لوگ قلعہ اور دوسری عمارتوں پہ چاقو سے اپنے نام کندہ کر جاتے ہیں۔ یہ کتنا ذلیل فعل ہے۔ لیکن اس سے ان کی اس خواہش کا پتہ لگتا ہے کہ وہ اپنی یادگار چھوڑنے کے سخت حریص ہیں وہ عمارتیں جو لاکھوں اور اربوں روپیہ خرچ کر کے بنائی گئی تھیں۔ وہ صرف یادگاریں ہی نہیں بلکہ وہ اپنے بنانے والے بزرگوں کے اس جذبہ کا جس کے ماتحت انہوں نے وہ عمارتیں بنائیں اظہار کر رہی ہیں

قطب مینار

صرف اس بات کی علامت نہیں کہ اُسے ایک مسلمان بادشاہ نے بنوایا۔ بلکہ وہ اس بات کی بھی علامت ہے۔ کہ اس زمانہ میں جبکہ ہندوستان شرک کا گڑھ تھا۔ اور ہندوستان میں ضلالت اور گمراہی زوروں پر تھی یعنے آج سے ایک ہزار سال قبل کچھ لوگوں نے اپنے وطنوں۔ اپنے رشتہ داروں اور اپنے شہر کو چھوڑا۔ اور دوسرے ملک میں خدائے واحد کا نام بلند کرنے کے لئے آئے۔ اور ان کے ذریعے اسلام کی بنیاد پڑی۔ اگر وہ مینار مٹی اور گوبر کا بھی ہوتا تو اس کی قیمت موتیوں اور ہیروں سے بہت زیادہ تھی۔ لیکن جو لوگ ان کو دیکھنے کے لئے آتے ہیں۔ وہ چاقو سے اپنا نام کندہ کر کے اس یادگار کو خراب کر دیتے ہیں۔ ان کے اس فعل سے یہ پتہ لگتا ہے کہ وہ دنیا میں اپنا نشان چھوڑنے کی اسقدر خواہش رکھتے ہیں کہ اس خواہش کے پورا کرنے کے لئے وہ ایک بڑے سے بڑا جرم کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ کتنے تھوڑے وقت

کے لئے یہ لوگ ان یادگاروں کو دیکھنے کے لئے گئے۔ اور اتنی قیمتی چیز کو خراب کرنے سے گریز نہ کیا۔ کہ کسی طرح ان کا نام باقی رہ جائے۔ پس انسان کی فطرت بول رہی ہے۔ کہ وہ اپنی یادگار چھوڑنا چاہتا ہے لیکن ساتھ ہی وہ یہ چاہتا ہے۔ کہ بغیر کسی قربانی کے اور بغیر کسی خدمت کے میرا نشان باقی رہے۔ اور وہ چیز جس کے ذریعہ انسان کا نشان قائم رہ سکتا ہے۔ اسے غفلت اور سستی سے چھوڑ دیتا ہے۔ کتنے افسوس کی بات ہے۔ کہ ہماری جماعت کے لوگ اپنے دائیں بائیں نہیں دیکھتے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو صداقت کے قبول کرنے کی توفیق دی۔ اور ہدایت کے قبول کرنے اور اس پر فخر کرنے کا آپ کو موقعہ ملا۔ کیا آپ کے دل میں یہ خیال نہیں آتا۔ کہ اس وقت لوگ اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ کے رستے میں قربان کرنے سے دریغ کر رہے ہیں۔ ہمارے لئے عزت حاصل کرنے کا خاص موقعہ ہے۔ اور آپ لوگ یہ سوچ کر اس موقعہ سے فائدہ

اٹھانے کے لئے آگے آئیں۔ اور اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کریں۔ لوگ روپیہ جمع کر رہے ہیں۔ آپ لوگ آگے بڑھیں۔ اور اپنے مالوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں۔ اے عزیزو!

یہ خاص موقعہ ہے

ایسا موقعہ کہ صدیوں میں کہیں میسر آتا ہے۔ پس آپ اس موقعہ کو ضائع مت کرو۔ اپنے اندر نیا ایمان اور نیا جوش پیدا کرو۔ جس وقت دوسرے لوگ کام نہ کر رہے ہوں۔ ایسے وقت میں کسی شخص کا چھوٹا سا کام بھی بہت بڑی قیمت پاجاتا ہے۔ باقی دنیا دین سے غافل ہے۔ اور دین سے بیزاری کا اظہار کر رہی ہے۔ یہ ثواب کے مواقع اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے پیدا کئے ہیں۔ تم کو کیا معلوم ہے۔ کہ کل ہی ایمان کی رو چل جائے۔ اور تم سے زیادہ قربانیاں کرنے والے آجائیں۔ پس اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو۔ اور جانی اور مالی قربانیوں کے کرنے میں بخل سے کام نہ لو۔ تاکہ تمہارا نام اللہ تعالیٰ کے [illegible]

کیا آپ نے باقاعدہ رکنیت فارم پُر کر کے مرکز میں بھجوا دیا ہے

۱۵ سے ۴۰ سال کے احمدی کے لئے ہمارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے۔ کہ وہ لازمی طور پر مجلس خدام الاحمدیہ کا رکن بنے۔ کیا آپ نے حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں فارم رکنیت پُر کر کے مرکز میں بھجوا دیا ہے۔

ہر قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور ہر زعیم مجلس خدام الاحمدیہ کا فرض ہے۔ کہ اپنے اپنے حلقہ میں ہر نوجوان احمدی کو باقاعدہ مجلس کا رکن بنائے۔ (مہتمم تجنید)

ضروری اطلاع برائے حسابداران امانت

آجکل چونکہ ڈاکخانہ قادیان اور دیگر قریبی ڈاکخانہ جات میں سے منی آرڈر کے فارم میسر نہیں آرہے۔ اس لئے جب تک یہ مشکل دور نہ ہو حسابداران امانت کو بیمہ جات کے ذریعے روپیہ بھیجا جائے گا۔ جس کی وجہ سے تھوڑی رقوم منگوانے والے احباب کو اخراجات فیس مقابلۃً زیادہ ادا کرنے پڑیں گے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ اگر ہمیں منی آرڈر فارم دستیاب ہو گئے تو پھر اس کی ضرورت نہ رہے گی۔ (محاسب صدر انجمن احمدیہ)

ضروری اعلان

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں بعض آسامیوں کے لئے قابل مستعد میٹرک۔ ایف اے گریجوایٹ کارکنوں کی ضرورت ہے۔ جو دوست ان جگہوں پر کام کرنا چاہیں۔ وہ درخواستیں بنام [illegible] (ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان)

بہت اچھی چیز ہے تین تولہ اور بھیجئے

میاں امیر اللہ صاحب ساکن اڈا کٹہ ڈاکخانہ برکھیڑہ سے لکھتے ہیں کہ "آپ کا موتی سرمہ بہت مفید رہا۔ تین تولہ موتی سرمہ اور جلد بذریعہ وی۔پی ارسال فرمائیے۔"

پبلک جان چکی ہے۔ کہ ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ کوہانجنی۔ رتوند۔ (شبکوری) ابتدائی موتیا بند وغیرہ غرضیکہ موتی سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصول ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ:۔ منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان (پنجاب)

شباکن و حب شفائی نہایت ہی زود اثر ثابت ہوئی ہیں!

مکرمی محترمی جناب حکیم فتح محمد صاحب حاذق سند یافتہ از ملک ۔۔۔ ضلع رحیم یار خان تحریر فرماتے ہیں۔ کہ دواخانہ خدمت خلق کی تیار کردہ حب شفائی اور قرص شباکن ملیریا اور باری کے بخاروں کے لئے نہایت ہی زود اثر ثابت ہوئی ہیں۔ دیگر ادویات مثلاً انگریزی دوائیوں کی نسبت بہت زیادہ مفید اور کم خرچ ثابت ہوئی ہے۔ میں نے اپنے زیر علاج مریضوں کو استعمال کرا کر تجربہ کر چکا ہوں۔ دیگر ادویہ مثلاً زدجام عشق وغیرہ نہایت ہی اعلیٰ اجزا سے تیار کی جاتی ہیں۔

قرص شباکن یک صد عدد، حب شفائی ۔۔ زدوجن ۔۔

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان

عمل کی ضرورت ہے

آج کے پرچہ میں دوسری جگہ تحریک جدید کے دفتر اول۔ دفتر دوم اور تعمیرات افریقہ بارے میں کچھ احباب کرام کی توجہ کے لئے شائع ہو رہا ہے۔ اسے نہ صرف وعدہ کرنے والے احباب غور سے ملاحظہ فرمائیں بلکہ ہر جماعت کے عہدیدار غور سے پڑھیں۔ اور پڑھنے کے بعد بڑی ضرورت اس بات کی ہے کہ احباب اور عہدیداران وعدوں کے پورا کرنے میں عملی قدم اٹھائیں تا ان کے وعدے ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۶ء تک مکمل ہو جائیں۔ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

مایوس بیماروں کے لئے خوشخبری

اللہ تعالیٰ کے رسول مقبول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ لکل داء دواء یعنی ہر مرض کی دوا ہے۔ چنانچہ انسان کو خواہ کیسی تکلیف یا بیماری ہو۔ اس کو لاعلاج سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ اس بیماری کا صحیح درست علاج تلاش کرنا چاہیئے میسرز مخدوم اینڈ کمپنی بھیرہ (پنجاب) سے مندرجہ ذیل خاص الخاص ادویہ مل سکتی ہیں آپ آج ہی خط لکھ کر منگوالیں۔ اور فائدہ اٹھائیں۔

دوائی	قیمت	دوائی	قیمت	دوائی	قیمت
دوائی پتھری	۰—۱۰—۱	دوائے اٹھرا	۰—۸—۱۷	دوائے ذیابیطس	۰—۱۲—۵
دوائی نکرہ	۰—۸—۱	دوائے تپ دق	۰—۵—۹	دوائی پائیوریا	۰—۶—۲
دوائی قبض	۰—۵—۱	دوائے ہرنیا	۰—۳—۴	دوائی لیکوریا	۰—۴—۳
دوائی سِل	۰—۱۲—۹	دوائے بواسیر خونی	۰—۱۲—۱	دوائی دمہ	۰—۹—۳
دوائی خرابی معدہ	۰—۱—۲	دوائے بندش حیض	۰—۱۰—۲	دوائی مصفّی خون	۰—۹—۲
دوائی کالی کھانسی	۰—۳—۳	دوائی درد جوڑ	۰—۱—۴		
دوائی کثرت حیض	۰—۷—۲	دوائی منی خون	۰—۱۴—۲		
دوائی موتیا سفید	۰—۱۱—۲	دوائی ورم جگر	۰—۷—۹		
دوائی سوزش پیشاب	۰—۴—۵	دوائی مالیخولیا	۰—۱۱—۹		
دوائی ضعف دماغ	۰—۶—۳	دوائی ضعف خاص	[illegible]		

"پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائیں تو ٹل جائیں مگر میں اپنے وعدہ سے ٹل نہیں سکتا"

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے "تحریک جدید کے جہادِ کبیر" میں ایسے مخلص شامل ہیں جو سمجھتے ہیں۔ کہ "پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائیں تو ٹل جائیں مگر مَیں اپنے وعدہ سے ٹل نہیں سکتا۔" اور اُن کو یہ "فضیلت" بھی حاصل ہے کہ وہ تحریک جدید کے دفتر اول کے جہاد میں شامل ہیں جس کا اب بارھواں سال خاتمہ کے قریب آ گیا ہے۔ اور اُس کے ختم ہونے میں تھوڑا سا عرصہ رہ گیا ہے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اکتوبر کے مہینے میں ہر پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھا جائے اور اس میں دعائیں کی جائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے رحم سے ملک کی موجودہ نازک حالت کو اسلام اور احمدیت کے لئے بہترین صورت میں تبدیل فرمائے۔ اِس مہینے کا آخری روزہ ۳۱ اکتوبر کو جمعرات کے دن کا ہے "دفتر فنانشل سکرٹری تحریک جدید" چاہتا ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور اس دن ایک فہرست اُن احباب کی پیش کرے جن کے وعدے ۳۱ اکتوبر تک مرکز میں سو فیصدی پورے داخل ہو چکے ہوں یا جنہوں نے اپنی مقامی جماعت میں اپنا پورا وعدہ ادا کر کے دفتر فنانشل سکرٹری میں ادائیگی کی اطلاع کر دی ہو۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ ہر مجاہد کا وعدہ ۳۰ نومبر تک جو بارھویں سال کے وعدوں کے پورا کرنے کی آخری میعاد ہے پورا ہو سکیگا کیونکہ تحریک جدید سے یہ وعدے بغیر کسی جبر و اکراہ کے اپنی مرضی اور اپنی خوشی سے ہیں جو اپنے امام کے حضور دلی بشاشت اور انشراح صدر سے پیش کئے گئے ہیں۔

اُسی جوش اور بشاشتِ قلبی کے ساتھ مخلصین اپنے اِس عہد کو پورا کر دینگے۔ یاد رہے کہ جو لوگ خوشی کے ساتھ قربانیاں کرینگے اور خوشی سے اپنے آپکو اِس امر کیلئے وقف کر دینگے وہ اسلام کی آخری تعمیر میں حصہ لینے والے اور اسلام کے معمار ہونگے اور وہی لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعتوں میں لکھے جائیں گے اور اگلے جہان میں اللہ تعالیٰ کے سامنے سُرخرو ہونگے کیونکہ انہوں نے اپنے فرض کو ادا کر دیا۔" بے شک آپ کا وعدہ آخری میعاد تک تو خدا کے فضل و کرم سے پورا ہو جائیگا لیکن اِس تحریر کے ذریعہ آپ سے یہ درخواست کی جا رہی ہے کہ آپ اپنے وعدہ کی پوری رقم خواہ آپکی کوئی قسط واجب الادا ہے یا گذشتہ کسی ماہ میں ادا کرنیکا وعدہ تھا یا آخری مہینہ نومبر میں دینے کا خیال تھا ۳۱ اکتوبر تک اسلئے ادا کرنیکا ماحول آج سے پیدا کریں کہ تحریک جدید کی طرف سے جو فہرست ۳۱ اکتوبر کو حضور ایدہ اللہ کے حضور دُعا کی پیش ہو رہی ہے، اُسوقت تک آپکا وعدہ پورا ہو جائے۔ اور آپ اس فرض سے سبکدوش ہو کر آئندہ قربانیوں کے لئے تیار ہوں اگر آپ اپنے دل میں یہ عزم بالجزم اور ارادہ پختہ کر لیں کہ ۳۱ اکتوبر تک بارھویں سال کے وعدہ کی رقم پوری ادا کرنا ہے اور اسکے لئے ماحول پیدا کریں تو چونکہ آپکا یہ ارادہ اور عزم اللہ تعالیٰ کے دین کی نصرت اور مدد کیلئے ہے اس کیلئے وہ اپنے فضل سے آپکے لئے غیب سے سامان پیدا کریگا۔ اور آپ بفضلِ خدا اپنے ارادہ میں کامیاب ہو جائینگے۔ اے خدا! تو اُن لوگوں کی مدد کر جو تیرے دین کی مدد کرتے ہیں۔

تحریک جدید کے دفتر دوم کی پانچ ہزاری فوج

احمدیہ جماعت کے ہر فرد و بشر کو معلوم ہونا چاہیئے کہ خدا کے فضل سے تحریک جدید کا مالی جہاد وہ ہے۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سنہ ۱۸۹۱ء کے ایک کشف کو پورا کرنیوالا ہے جس میں حضور علیہ السلام کو پانچہزار سپاہی دیا جانا دکھایا گیا ہے۔ اِس پیشگوئی کو پورا کرنے میں حصہ لینے والے وہ مخلص احباب ہیں جو اِس میں شمولیت کی سعادت رکھتے ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے تحریک جدید کے مالی جہاد کا مطالبہ جماعت احمدیہ سے سنہ ۱۹۳۴ء میں مشیت ایزدی کے ماتحت فرمایا جسکا اب بارھواں سال جا رہا ہے اور اِسے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اُنیس سال تک ممتد فرما دیا۔ پس جو احباب اُنیس سال تک متواتر اس میں اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کیلئے قربانیاں کرتے چلے جائینگے وہ تحریک جدید کے دفتر اول کے اُنیس سالہ مجاہد ہونگے اور یہی ہے جسے دفتر اول کہا جاتا ہے۔

دفتر دوم تحریک جدید کے اُن مجاہدوں کیلئے ہے جسکا پہلا سال سنہ ۱۹۴۵ء سے شروع ہوا اور اب سنہ ۱۹۴۶ء میں اس کا دوسرا سال جا رہا ہے۔ دفتر دوم میں شمولیت کا نئی پانچہزاری فوج کیلئے قاعدہ یہ ہے، کہ جس طرح دفتر اول میں شامل ہونیوالوں کا ایک معتد بہ حصہ خدا کے فضل و کرم سے شاندار اور قابل تعریف قربانیاں کرتا چلا آ رہا ہے، حتّٰی کہ بعض مخلص ایسے ہیں کہ اُن کی آمد تو بیس پچیس روپے ماہوار ہے مگر وہ خدا کی راہ میں سالانہ ستر روپے سالانہ دے رہے ہیں۔ دفتر دوم میں شامل ہونیوالے احباب کیلئے اب یہ رعایت منظور فرما دی کہ وہ کم سے کم اپنی ایک ماہ کی آمد کا نصف حصہ دیں اِس سے زیادہ جسقدر توفیق ہو خدا کی راہ میں قربانی کر کے اسکے فضل کے جذب کرنیوالے ہوں مگر ایک ماہ کی آمد کے نصف حصہ سے کم نہیں دیا جا سکتا۔ یہ ہے تحریک جدید کے جہاد کا دفتر دوم۔ جسکا دوسرا سال جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے قریب ختم کے آ گیا ہے اسلئے دفتر دوم کے اُن مخلصین کو جو اس میں شامل ہو کر اپنے وعدے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر کے عہد کر چکے ہیں کہ ہم اسقدر مالی جہاد اس راہ میں کرینگے انہیں یاد دلایا جاتا ہے کہ دفتر دوم کے جہاد کا دوسرا سال ۳۰ نومبر کو ختم ہو رہا ہے۔ لیکن جن احباب کے وعدہ کی رقم خواہ قسط کی صورت میں رہتی ہے یا سالم ہی واجب الادا ہے یا نومبر میں ادا کرنیکا وعدہ ہے۔ یا تھوڑا سا حصہ ایسے احباب کا ہے جنہوں نے ابھی حال میں شمولیت کی سعادت حاصل کی ہے۔ اور اُنکا اقرار ہے کہ دسمبر میں ادا کرینگے۔ ایسے تمام احباب سے یہ درخواست ہے کہ بیشک آپ اپنے اقرار کے مطابق ادا کر دینگے مگر تبلیغی بڑھتے ہوئے اخراجات کا تقاضا ہے اور اصل وقت ادائیگی کا بہر حال ۳۰ نومبر ہے لیکن اگر وہ احباب جن کے وعدے نومبر یا اسکے بعد کے ہیں وہ اگر ۳۱ اکتوبر تک ادا کرنیکا عزم بالجزم فرمائیں اور اس کے مناسبِ حال انشراح صدر ماحول پیدا کریں۔ تو خدا کے فضل سے امید ہے کہ وہ ادائیگی میں کامیاب ہو جائینگے اور اُن کے نام ۳۱ اکتوبر تک دعا کی فہرست میں انشاء اللہ تعالیٰ پیش کر دئے جائیں گے پس دفتر دوم سال دوم کا ہر حصہ دار بلکہ وہ بھی جن کا دفتر دوم کا سال اول ابھی بقایا ہے وہ بھی کوشش کر کے ۳۱ اکتوبر تک ادا کر کے رضاء الٰہی حاصل کریں۔

تحریک جدید کے چندے کیلئے عہدیداران اور وعدوں کی فہرست مکمل کرنے کیلئے احباب کرام خاص توجہ فرمائیں

احباب کرام پر اس امر کی وضاحت کے بعد کہ تحریک جدید کا مالی سال خاتمہ کے قریب پہنچ گیا اب گیارھواں مہینہ جا رہا ہے اُن احباب کی خدمت میں جنہوں نے تحریک جدید کے وعدے اپنے مقدس امام کے حضور پیش کئے تھے اور وعدوں کے فارموں کی تکمیل کی تھی یا وہ جو تحریک جدید کے کام کیلئے جماعتوں میں مقرر ہو چکے ہیں یا جن جماعتوں کے مقامی سکرٹری مال یا امیر یا پریذیڈنٹ ہی تحریک جدید کے کام میں ثواب حاصل کرتے ہیں یہ التماس کرنا ضروری ہے کہ "اگر وہ سمجھیں کہ سلسلہ کی ساری ذمہ داری ہم پر ہے، اور محنت سے کام کریں تو یقیناً یہی کام اُن کیلئے بڑا مجاہدہ بن سکتا ہے اور وہ اِس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتے ہیں۔" مجاہدات بھی ہر زمانہ کے لحاظ سے الگ الگ ہوتے ہیں۔ اِس زمانہ میں تبلیغی کام ہی سب سے بڑا مجاہدہ ہے، اور اِس کے کامیاب کرنے کیلئے جہاں واقفین کی ضرورت ہے، وہاں مال کی بھی اشد ضرورت ہے، کیونکہ آجکل سفر وغیرہ بغیر خرچ کے نہیں کئے جا سکتے پس کارکنان سے گذارش ہے کہ وہ دفتر اول کے بارھویں سال اور دفتر دوم کے سال دوم کے وعدوں کے پورا کرنے میں کوشش سے کام کریں کیونکہ ثواب صرف نام سے نہیں ہوتا بلکہ کام کرنے سے ہوتا ہے اور انہوں نے حضور کی خدمت میں وعدے

اِسم وار تفصیل کوپن یا بیمہ میں کیوں دیں

جب سے تحریک جدید کا مالی جہاد شروع ہوا ہے اُس وقت سے اب تک اس دفتر کا یہ عملی دستور ہے کہ روزانہ جسقدر تحریک جدید کا چندہ وصول ہوتا ہے خواہ وہ دفتر اول کا ہو یا دفتر دوم یا غلہ فنڈ کا ہو تعمیراتِ افریقیہ یا تراجم قرآن پاک ہو۔ ذٰلِکَ مدرسہ احمدیہ۔ تجارتی صیغہ جات کی آمد وغیرہ۔ غرض تحریک جدید کی ہر قسم کی آمد اسم وار تفصیل سے حضور میں روزانہ پیش ہوتی ہے اس لئے روپیہ ارسال کرنیوالے احباب کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ بھی تحریک جدید کا جو روپیہ ارسال فرمادیں اُس کی اسم وار تفصیل کوپن یا بیمہ میں ضرور دیں۔ تا ہر مجاہد کا نام پیش ہو جائے۔ ۳۱ اکتوبر کو جو فہرست حضور میں پیش ہونیوالی ہے۔ اُس میں ہر جماعت کے اچھا کام کرنے والوں کے نام بھی ہونگے۔ اس لئے امیر یا پریذیڈنٹ جماعتہائے پر بھی ذمہ داری عائد کی جاتی ہے کہ اُن کے ص

مع جن احباب نے تحریک جدید کے چندہ کے وصول کرنے میں خاص کوشش کی ہے اُن کی فہرست بھی ارسال فرمادیں تا کسی اچھا کام کرنے والے کا نام پیش ہونے سے رہ نہ جائے۔

مغربی افریقہ کی عمارات اور خرید زمین کی

ضرورت پر

احمدیہ جماعت کے مخلصین کے اخلاص بھرے مکتوبات کا خلاصہ

مغربی افریقہ میں تعمیرات اور خرید زمین کیلئے روپیہ کی ضرورت ہے اس کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک سو پونڈ کا گرانقدر عطیہ عطا فرما کر اُن مخلصین مجاہدین کو اپنے پاک اُسوۂ حسنہ پر چلنے کی عملاً تحریک فرمائی جو حضور کی ہر آواز پر لبّیک لبّیک یا امیرالمومنین! کہنے میں اپنی سعادت یقین رکھتے ہیں اور بفضل خدا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ملنے پر مخلصین نے جس اخلاص اور جس محبت سے قربانی کا نمونہ پیش کیا ہے اُس کا ایک مختصر سا خلاصہ ذیل میں دیدینا ضروری ہے اس لئے کہ وہ احباب جن کو حضور ایدہ اللہ کا ارشاد مل چکا ہے وہ بھی اس میں حصہ لیکر اپنے لئے ہمیشہ کا ثواب حاصل کر سکیں اس بات کا اظہار کر دینا بھی ضروری ہے کہ تعمیراتِ افریقہ کے لئے جن مجاہدین کا روپیہ ۳۱ر اکتوبر ۱۹۴۶ء تک مرکز میں پہنچ جائیگا یا اُس کی اطلاع آجائیگی اُن کے نام بھی حضرت کے حضور ۳۱ر اکتوبر کو دُعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ پس وہ احباب جن کی طرف سے تعمیراتِ افریقہ کا چندہ واجب الادا ہو وہ کوشش کر کے ۳۱ر اکتوبر تک حضور کے پیش کریں۔ اس لئے کہ حضور فرما چکے ہیں کہ :- "ایکسو پونڈ انشاء اللہ تعالیٰ میں چندہ دونگا۔ دوسرے صاحب ثروت دوستوں کو ایک سو نام لیکر تحریک کی جائے۔" اس کے بعد دوسری ہدایت یہ موصول ہوئی کہ تعمیرات افریقہ کے لئے موجودہ سے زیادہ مطالبہ کریں۔ دو تین جگہ عمارات کی ضرورت ہے، (پس نہ صرف بو سکول کے لئے ہی عمارت کی ضرورت ہے، بلکہ دو اور بھی جگہ ہیں جہاں عمارت کا بنایا جانا ضروری ہے۔ فنانشل سکرٹری) اس سے بھی زیادہ اہم ضرورت فری ٹاؤن میں جگہ خریدنا ہے اور اسی طرح لیگوس میں بھی جگہ خریدنا ہے"

پس مغربی افریقہ کی یہ اہم ضرورت آپ سے اپیل کر رہی ہے کہ آپ اس فنڈ کا چندہ جلد سے جلد ادا فرما دیں۔ جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے ۳۱ر اکتوبر ۱۹۴۶ء سے قبل ادا کر کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دُعا اور خوشنودی حاصل کریں۔ آپ کو یاد رہنا چاہیئے کہ روپیہ کی وصولی ہو جانے پر ہی افریقہ ارسال کیا جا سکتا ہے۔ بہرحال مخلصین کے

چند خطوط کا خلاصہ حسب ذیل ہے :-

۱ - شیخ سراج الحق صاحب پٹیالہ - میں اپنی طرف سے اور اپنے خالو۔ خالہ اور خالہ زاد ہمشیرہ متوفیاں کو بھی ثواب پہنچانے کی غرض سے تعمیرات افریقہ کا چندہ ایک سو روپیہ ارسال کر رہا ہوں۔

۲ - بابو محمد عبد اللہ صاحب اوورسیر ایران - میں اپنے اور اپنے اہل و عیال کی طرف سے ۲۵۰ روپے کی رقم کا ایک چیک ارسال کر کے حضور کی خدمت میں دُعا کی درخواست کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ خدا دشمنوں اور حاسدوں کے شر سے محفوظ رکھے۔ بیرون ہند کے احباب بھی اس ضرورت پر خاص توجہ دیکر فوری رقم حضور کی خدمت میں پیش کریں۔

۳ - خلیفہ عبد المنان صاحب کشمیر - حضرت اقدس کا ارشاد پڑھ کر یہی دل چاہتا ہے کہ سب کچھ قربان کر دے۔ میرے ابھی تک چندہ تحریک جدید بارھویں سال کے وعدے ۲۳۵ سے بھی ۱۹۰ روپے ابھی واجب الادا ہیں۔ یہ رقم بھی جلد سے جلد بھیجدوں گا مگر تعمیرات افریقہ کا روپیہ اس سے بھی ضروری ہے اس لئے میں نے اپنی بیوی اور بچوں کو بھی تحریک کی اور اپنی اور اُن کی طرف سے ۷۰ روپے ارسال ہیں۔

۴ - صوبہ دار ڈاکٹر عبد الکریم صاحب پنشنر گوجرانوالہ - "اس فکر میں تھا کہ تعمیراتِ افریقہ کی رقم کسطرح ادا کروں کیونکہ اڑھائی سال ہوئے کہ ابھی تک پنشن وغیرہ کا فیصلہ نہیں ہُوا۔ ایک دن ایک دوست سے میں نے اپنی اس ضرورت کا ذکر کیا تو انہوں نے روپیہ دے دیا پس خدا کی راہ میں باوجود خود مقروض ہونیکے قرض لیکر ارسال ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔"

۵ - جی۔ ایم اختر صاحب فیروزپور - تعمیراتِ افریقہ کے لئے ایک سو روپیہ کی رقم پیش کرونگا۔ حضرت کے حضور دعا کی درخواست کریں۔ کیونکہ آجکل میری صحت خراب ہے۔ تحریک جدید کے بارھویں سال دفتر دوم کے جو وعدے میں نے کئے ہوئے ہیں وہ بھی واجب الادا ہیں۔ کیا کروں مقروض ہوں فکرمند ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ چندہ تحریک جدید کے چندے جو ساڑھے سات سو روپیہ کے قریب ہیں عنقریب بے باق کرونگا۔ دفتر دوم کے چندہ میں ان کی پیاری بیٹی عزیزہ امۃ الحمید صاحبہ اختر مرحومہ بھی شامل تھیں جنہوں نے پہلے سال میں خود تراجم قرآن پاک میں ۵۰ روپے۔ تحریک جدید کے سال اوّل میں ۱۰ روپے۔ حال کے ۲۵ روپے شرح صدر سے شروع سال میں دیئے اور پھر اُس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بُلا لیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اب اختر صاحب خود اپنی بیٹی مرحومہ "حمیدی" کی طرف سے دفتر دوم میں چندہ دے رہے ہیں اور اوپر کی رقم میں وہ شامل ہیں۔

۶ - صوبہ دار میجر شیر دلی صاحب الہ آباد - تعمیراتِ افریقہ کے چندے کے ادا کرنے کی مجھے از حد خوشی اس لئے ہے کہ حضور کے بابرکت چناؤ میں میں بھی شامل ہو گیا ہوں۔ گو میرے پاس روپیہ نہ تھا مگر یہ ارشاد ہی ایسا قیمتی ہے جس سے کسی احمدی کو ہرگز ہرگز کوئی عذر نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اس میں تو خوشی ہی خوشی بھری پڑی ہے۔

۷ - ملک عزیز محمد صاحب وکیل ڈیرہ غازی خان - باوجود مالی مشکلات کے اللہ تعالیٰ کے فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے تعمیرات افریقہ کا چندہ حضرت کے حضور پیش کر رہا ہوں۔

۸ - چودھری چھجو خان صاحب مزروعہ کیپٹن محمد افضل خان صاحب۔ کیپٹن نذیر احمد خان صاحب کی طرف سے تعمیراتِ افریقہ کا چندہ بذریعہ بیمہ حضرت اقدس کے حضور ارسال کر رہا ہوں۔ حضور کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے۔

۹ - میاں دوست محمد صاحب کلکتہ :- تعمیراتِ افریقہ کی چٹھی میں نے اپنے گھر میں سُنائی تو انہوں نے اپنی طرف سے ۵۰ روپے دینے کو کہا اپنی طرف سے ایک سو روپیہ اور ۵۰ روپے اہلیہ صاحبہ کے بھیجکر اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ پیارے آقا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذرہ نوازی سے یاد رکھتے اور خدمتِ دین میں حصّہ لینے کے لئے تحریک فرما کر احسان فرماتے ہیں۔

۱۰ - حافظ محمد عبد اللہ صاحب مدرس ملون ساکن صریح - چھ سات ماہ سے میری تنخواہ نہیں ملی بسخت مالی تنگی سے گذر رہا ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ تعمیرات افریقہ کا چندہ عنقریب ارسال کروں گا کیونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں خاکسار بھی ہے۔

۱۱ - بابو شاہ محمد صاحب سٹیشن ماسٹر کلتھم عبد اللہ شاہ - تعمیراتِ افریقہ کی مبارک تحریک پر لبیک کہنے کے لئے جو نام آئے ہیں اُن میں اپنا نام دیکھ کر بے اختیار رقت طاری ہو گئی سے اپنے پیارے امام دین اسلام اور آپ کیلئے دعائیں کرتے ہوئے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ رقم ارسال ہو رہی ہے۔

۱۲ - ماسٹر عبد الکریم صاحب رازی مدرس اوّل بھلوال - حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص نوازش اور بخشش ہے کہ اس عاجز کو بھی اپنے غلاموں میں شمار فرما لیا۔ میرے اہل و عیال کو واقفِ زندگی عبد الرشید طالب علم مدرسہ احمدیہ نے یہ تحریک پڑھکر سُنائی تو اُس کی والدہ اور اُس کے بھائیوں کی طرف سے ۴۰ روپے ہوئے اس طرح میں ۹۰ روپے اس تحریک میں پیش کرونگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

۱۳ - ڈاکٹر محمد سعید صاحب جے پور :- ایک سو روپیہ کا چیک تعمیراتِ افریقہ کیلئے ارسال ہے۔ ڈاکٹر محمد لطیف صاحب جے پور نے ۷۰ روپے کی رقم ارسال فرماتے ہوئے لکھا کہ اگرچہ زمانہ کے حالات اور گرانی کے ماتحت مقروض ہوں مگر مجھے بیقراری بھی ہے کہ مرکز کی اس تحریک میں ضرور حصّہ لینا ہے کیونکہ یہ خدا کا فضل اور احسان ہے کہ اس مبارک تحریک میں میرا نام آگیا ہے۔ اس لئے قرض لیکر یہ رقم ارسال ہے۔

۱۴ - مخدوم نذیر احمد صاحب منٹگمری - اگرچہ میں خود مقروض ہوں اور مالی حالت اچھی نہیں مگر باوجود اس کے مجھے اس تحریک میں حصّہ لینا چاہیئے کیونکہ یہ تحریک حضور کے منشاء مبارک کے ماتحت ہے۔

۱۵ - شیخ نواب دین صاحب کیپٹن بھاؤنگر - اپنی طرف سے اور مکرم سیٹھ اسمٰعیل موسیٰ صاحب کی طرف سے ایک سو روپیہ پہلے ارسال ہو چکا ہے۔ اب مزید ۱۳۰ روپے تعمیراتِ افریقہ کے ارسال بحضور ہیں۔ اس طرح ۲۳۰ ہوئے حضور قبول فرما کر دعا فرمائیں۔

۱۶ - مولوی اختر علی صاحب بھاگل پوری - اللہ تعالیٰ حضرت اقدس اور آپ کا بے حد شکریہ ہے کہ ایسی بابرکت اور نیک تحریکوں میں حصّہ لینے کا موقعہ مہیا کیا جاتا ہے۔ دس روپیہ زیادتی کے ساتھ ۸۰ روپے کی رقم عنقریب ادا ہو گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

بیرون ہند کے عہدیدار اور وعدہ کرنیوالے احباب حسب معمول ۳۰ر نومبر تک تو خدا کے فضل سے اپنے وعدہ ادا ہی کرینگے لیکن اگر وہ مزید توجہ فرما دیں تو بفضل خدا تعالیٰ ۳۱ر اکتوبر تک ادا کر سکینگے اور احباب کرام کو ایک چٹھی کے ذریعہ بھی اطلاع کر دی گئی ہے اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔

خاکسار برکت علی خاں وکیل المال تحریک جدید المعروف

G O V E R N M E N T O F I N D I A

DISPOSALS

(SECTION MMH OF 2nd CATALOGUE)

Following is a comprehensive list of stores that will be sold by MMH Directorate as and when they become available. Some of them are now available and listed in the above Catalogue.

***Ferrous Metals, including unfabricated steel*:** Bars, Billets, Blooms, Ingots, Slabs, Spring Steel; Structural; Hoop Iron; Steel plates; Steel sheets; Cast Iron, Clear and Irony; Pig Iron; Wires and wire products including galvanised; Chains; Wire nails Coated plates; Galvanised, Terne and Tin; Alloy steel; Carbon steel; Mild steel; etc.

***Non-Ferrous Metals*:** Aluminium; Brass; Bronze; Magnesium Alloy, crude, semi-finished and finished; etc.

***Timber*:** Timber Baulks; Sawn Timber (Planks and Scantlings); Railway Bridging Timber and Sleepers; Bamboos and Ballies; Plywood and other items; etc.

***Building Materials, Cement, Asbestos, Masonite, etc*:** Masonry; Cement products; Asbestos products; Door and Window fittings; Masonite; Bakelite; etc.

Sanitary fittings including water-supply fittings and pipes, etc.

***Furniture*:** Steel, Wooden, and mixed furniture items; etc.

***Antigas Stores, ARP and Fire-fighting equipment*:** Antigas Respirators and components; Fire-fighting equipment including Extinguishers and Refills; Manual and Mechanical Pumps; Hoses and accessories including Couplings, Nozzles; etc.

***Pol Drums and Cans*:** Barrels, 20 gallons and above; Drums and kegs below 20 gallons; Kero type tins and canisters; etc.

***Other Containers*:** Cisterns and storage tanks; Packing cases; Bottles; Jars; Carboys; etc.

Full details giving description and condition of stores, quantity, location, etc. and the method of tendering are contained in Section MMH of the Second Catalogue which is available at Rs. 3 from the addresses given below:

A. Regional Commissioner (Disposals) at

- BOMBAY - Mercantile Chambers, Graham Road, Ballard Estate.
- CALCUTTA - 6, Esplanade East.
- LAHORE - G.P.O. Square, The Mall.
- CAWNPORE - 15/159, Civil Lines.

B. Dy. Regional Commissioner (Disposals) at

- KARACHI - Variawa Building, McLeod Road.
- MADRAS - United India Life Building, Esplanade.

C. All important Chambers of Commerce and Trade Associations.

Mail orders for the catalogue must be accompanied by Money Order or Indian Postal Order.

NOTE: Watch for further announcement regarding Section MMH of Third Catalogue which will contain a further list of stores available for disposal.

DGD

ISSUED BY THE DIRECTORATE GENERAL OF DISPOSALS, DEPARTMENT OF INDUSTRIES & SUPPLIES, NEW DELHI

AC 117

خاص سرمہ

یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ گکروں نظر کی کمزوری چیپ وغیرہ آنے کے لئے نہایت ہی زود اثر ہے۔ اور کسی قسم کا ضرر اس میں نہیں ہے۔ کثرت سے استعمال ہوتا ہے اور تمام استعمال کرنیوالے اس کے فائدے کی شہادت دیتے ہیں۔ آنکھوں کی بیماریوں کا اثر عام صحت پر بھی نہایت مضر پڑتا ہے۔ اور آنکھوں کی صحت کا خیال رکھنا دانائی کے اصول ہے۔ بہتر ہوتا ہے کہ بیماری سے پہلے ہی آنکھوں کی صحت کا خیال کیا جائے۔ اس کی صحت میں بھی اچھے سرمے کا استعمال نہایت ضروری ہوتا ہے۔ ورنہ آنکھوں کی سی قیمتی چیز کو نقصان پہنچنے کا ڈر ہوتا ہے۔

قیمت فی تولہ عہ چھ ماشہ ۵ تین ماشہ ۱۲/-

علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق

قادیان ضلع گورداسپور

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۸ اکتوبر۔ فرمانروائے بھوپال کے متعلقہ اصحاب کا بیان ہے کہ مسلم لیگ، عارضی حکومت میں شامل ہو جائے گی۔ اگر لیگ نے انجام کار یہی فیصلہ کیا تو ممکن ہے مسٹر جناح خود شامل نہ ہوں۔ اہم نکات کا فیصلہ ہو چکا ہے اور بعض امور کے متعلق چھوٹی چھوٹی تفصیلات پر بھی متعلقہ پارٹیاں بحث کر چکی ہیں۔ وائس پریذیڈنٹ شپ سال بہ سال باری باری ہندو اور مسلمان کو ملتی رہے گی۔ کیبنٹ کی ذمہ داری مشترکہ نہیں ہوگی۔ بلکہ ہر ممبر انفرادی طور پر وائسرائے کے روبرو جوابدہ ہو گا۔ کہا جاتا ہے کہ نیشنلسٹ مسلمان شامل ہوگا۔ اور اسے کانگرس کے حصے میں سے نشست دی جائے گی۔ لیکن کانگرسی نہ ہوگا۔ جس حد تک فرقہ وارانہ مسائل کا تعلق ہے کہا جاتا ہے کہ ان کا فیصلہ متعلقہ قوم کی اکثریت کے صواب دید کے مطابق ہوگا۔ کہا جاتا ہے کہ اقلیتوں کے نمائندے لیگ اور کانگرس کے مشورے سے مقرر ہوں گے۔ لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس کل ہو رہا ہے۔ وہ پریذیڈنٹ (مسٹر جناح) اور آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عمل کی رپورٹیں سنے گی۔ اور آخری فیصلہ کرے گی۔ کہا جاتا ہے کہ مجلس عاملہ کے کئی ارکان عارضی حکومت میں لیگ کے شامل ہونے کے متعلق ہم رائے نہیں ہیں۔

پشاور ۸ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو وائسرائے کی انتظامی مجلس کے نائب صدر کی حیثیت سے قبائلی علاقہ میں پہنچیں گے تو قبائلی پٹھان ان سے مطالبہ کریں گے کہ ان کے علاقے پر جو فضائی بمباری بلاوجہ ہوئی ہے۔ اس کا ہرجانہ ادا کیا جائے بعض حلقوں کا خیال ہے کہ پٹھان چار کروڑ روپیہ ہرجانہ کا مطالبہ کریں گے۔

لنڈن ۸ اکتوبر۔ لارڈ ویول ۱۹۴۸ء میں ریٹائر ہو جائیں گے مسٹر اٹیلی وزیر اعظم کی مرضی یہ ہے کہ ان کا جانشین کوئی سوشلسٹ ہو۔ توقع ہے کہ مسٹر اے۔ وی الیگزینڈر کو جو وزیر اعظم کے دست راست ہیں اس عہدے پر سرفراز کیا جائے گا۔ آپ وزارتی مشن کے رکن کی حیثیت سے ہندوستان آئے تھے۔

لاہور ۷ اکتوبر۔ حکومت پنجاب نے قانون کرایہ ماہ نومبر میں پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں پیش کرنیکا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں حکومت پنجاب نے مکانداروں اور کرایہ داروں کا ایک بورڈ بنانیکا فیصلہ کیا ہے جو اپنی سفارشات پیش کریگا۔

لنڈن ۷ اکتوبر۔ کل رات جب یہودی ایجنسی پریذیڈنٹ امریکہ کے بیان پر مسرت کا اظہار کر رہی تھی فلسطین کی مجلس عالیہ عربیہ کے پریذیڈنٹ ٹرومین کی فلسطین میں ایک لاکھ مزید یہودیوں کے بسانے کی تجویز کی مستقل مخالفت کرنے کا فیصلہ کیا۔

نئی دہلی ۷ اکتوبر۔ ہندوستان کی مارکیٹوں میں بہت جلد جاپانی ریشمی اور سلکی کپڑا بھاری مقدار میں آنا شروع ہو جائے گا۔

الہ آباد ۷ اکتوبر۔ الہ آباد میں آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے دفتر میں مشرق وسطیٰ کا ایک محکمہ کھول دیا گیا ہے۔ مولوی محمد میاں اس محکمہ کے انچارج ہونگے یہ محکمہ مشرق وسطیٰ کے ممالک میں پروپیگنڈا کریگا۔ اور اس سلسلے میں خط و کتابت اور عربی زبان میں پمفلٹ شائع کیا کرے گا۔

لاہور ۷ اکتوبر۔ لاہور ہائیکورٹ تعطیلات موسم گرما کے بعد کھل گیا۔ تمام جج صاحبان موجود تھے۔

مدراس ۷ اکتوبر۔ نظام حیدر آباد نے بنارس ہندو یونیورسٹی کو ایک ہوسٹل کی تعمیر کے لئے پانچ لاکھ روپیہ کا عطیہ دیا ہے۔

لندن ۷ اکتوبر۔ سزائے موت پانے والے نازی لیڈروں کو پھانسی دینے کیلئے جلادوں کی خدمات حاصل کرنے کے لئے سخت مشکل پیش آ رہی ہے۔ وعدہ کر لیا ہے کہ لوگوں کو خطرہ ہے۔ کہ کہیں نازی ان سے انتقام نہ لیں۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ نازی لیڈروں کو پھانسی دینے کے لئے برطانوی روسی۔ امریکن اور فرانسیسی جلادوں کی خدمات حاصل کی جائیں گی۔

لندن ۷ اکتوبر۔ ترکی گورنمنٹ روس کے خلاف امریکہ۔ برطانیہ اور ترکی کے متحدہ محاذ کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ ترکی گورنمنٹ کی طرف سے روزانہ لندن اور واشنگٹن کو نوٹ بھیجے جا رہے ہیں جن میں مشرقی بحیرہ روم میں روس کے خلاف متحدہ اقدام کرنے کے لئے زور دیا جاتا ہے۔

دھلی ۷ اکتوبر۔ محکمہ خوراک کے سیکرٹری نے بتایا۔ کہ حکومت ہند نے غیر ممالک سے ۴۰ لاکھ ٹن اناج مانگا تھا۔ لیکن صرف ۱۲½ لاکھ ٹن موصول ہوا ہے۔ اگلے دو مہینے بڑے تشویشناک ہیں۔

نئی دھلی ۷ اکتوبر۔ مسٹر گرینفیلڈ ممبر سنٹرل بورڈ آف ریونیو نے پچھلے دو ہفتوں میں گاندھی جی سے کئی ملاقاتیں کیں۔ جس میں نمک کی انڈسٹری کو قومی ملکیت بنانے کے بارے میں تبادلہ خیالات ہوا۔

نوہمبرگ ۷ اکتوبر۔ ایڈمرل ریڈر سابق کمانڈر انچیف جرمن بیڑہ جسے عمر قید کی سزا دی گئی ہے۔ بین الاقوامی ملٹری ٹربیونل سے اپیل کرنے والا ہے۔ کہ اس کی عمر قید کی سزا موت میں تبدیل کر دی جائے۔ روڈر کی عمر ستر سال ہے۔ اس لئے یہ خواہش ظاہر کی ہے۔ کہ عمر بھر میں جیل خانہ میں رینگ رینگ کر مرنے کی بجائے پھانسی کے رسہ پر جھوم جانا بہتر ہے۔

نئی دھلی ۸ اکتوبر۔ صوبہ سرحد کے گورنر کل دہلی پہنچ رہے ہیں۔ تاکہ پنڈت نہرو سرحد کا جو دورہ کرنے والے ہیں اس کے انتظامات کے متعلق گفتگو کریں۔

نئی دھلی ۸ اکتوبر۔ بروز جمعرات محکمہ صحت کے وزراء کی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔

نئی دھلی ۸ اکتوبر۔ مکہ میں اور ہندوستانی حاجی پہنچ گئے ہیں۔

بمبئی ۸ اکتوبر۔ آج پھر اگھوپنے کے چار حادثے ہوئے۔ ایک زخمی مر گیا۔

پیرس ۸ اکتوبر۔ صلح کے معاہدہ پر غور کرنے کے لئے آج پیرس کانفرنس کا کھلا اجلاس منعقد ہوا۔

لاہور ۷ اکتوبر۔ خاکسار تحریک کے لیڈر مشرقی نے پولیس کو انتباہ کیا ہے کہ خاکساروں نے کبھی پریڈ نہیں کی۔ مگر پولیس پھر بھی خاکساروں کو گرفتار کر کے بلاوجہ بے چینی پیدا کر رہی ہے۔ اگر پولیس نے رویہ تبدیل نہ کیا۔ تو ہم ستیہ گرہ کریں گے۔

حیدر آباد ۷ اکتوبر۔ نظام حیدرآباد نے سری نواس شاستری میموریل فنڈ میں ۲۵ ہزار روپیہ کا عطیہ دیا ہے۔

کابل ۷ اکتوبر۔ شاہ افغانستان کے ہاں فرزند تولد ہوا ہے۔